محمد جعفر پھلواروی

شیعہ سُنّی فرقوں کی متفق علیہ روایات

(۹)

قضایا

قاضیوں کی اقسام

(بریدۃ) مرفوعاً: القضاۃ ثلثۃ۔ واحد فی الجنۃ واثنان فی النار۔ فاما الذی فی الجنۃ فرجل عرف الحق وقضی بہ، ورجل عرف الحق فجار فی الحکم فھو فی النار، ورجل قضی للناس علی جھل فھو فی النار۔

ابوداؤد (اقضیہ)

قاضی تین طرح کے ہوتے ہیں۔ ایک جنتی اور دو دوزخی۔ جو جنت میں جائے گا وہ ایسا شخص ہے جو حق کو پہچانتا بھی ہے اور اس کے مطابق فیصلہ بھی دیتا ہے۔ اور وہ شخص جو حق کو پہچان لے پھر بھی فیصلے میں زیادتی کرے

(ابوعبداللہ) القضاۃ اربعۃ، ثلثۃ فی النار وواحد فی الجنۃ۔ رجل قضی بجور وھو یعلم فھو فی النار۔ ورجل قضی بجور وھو لایعلم فھو فی النار۔ ورجل قضی بحق وھو لایعلم فھو فی النار۔ ورجل قضی بحق وھو یعلم فھو فی الجنۃ۔

〃 ۳/۴ ، تہذیب ۲/۴۸ ۔ کافی ۲/۳۵۷

قاضی چار قسم کے ہوتے ہیں۔ تین تو دوزخی ہیں اور ایک بہشتی۔ جو جان بوجھ کر غیر منصفانہ فیصلہ دے وہ دوزخی ہے۔ اور جو لاعلمی سے غلط فیصلہ دے وہ بھی دوزخی ہے،

وہ جہنم میں جائے گا۔ اور وہ شخص بھی دوزخ میں ہو گا جو ناواقفیت کے باوجود لوگوں کا فیصلہ کرنے بیٹھ جائے۔

اور جو لاعلمی میں صحیح فیصلہ دے وہ بھی دوزخی ہے۔ جنت میں وہ جائے گا جو سمجھ بوجھ کر صحیح فیصلہ دے

مشتبہات

(النعمان بن بشیر) الحلال بین و الحرام بین وبینهما امور مشتبهات لا یعلمها اکثر من الناس فمن اتقی الشبهات فقد استبرأ لعرضه و دینه ومن وقع فی الشبهات وقع فی الحرام .....

بخاری (ایمان)، مسلم (مساقات)، ابوداؤد (بیوع)، ترمذی (بیوع)، نسائی (بیوع)، ابن ماجہ (فتن)

حلال بھی واضح ہے اور حرام بھی واضح ہے اور ان دونوں کے درمیان مشتبہ چیزیں ہیں جن سے زیادہ تر لوگ ناواقف ہیں۔ لہذا جو شبہات سے بچا اس نے اپنی آبرو اور اپنے دین کو (طعن اور نقصان سے) بری کر لیا اور جو شبہات میں گر وہ حرام میں بھی پڑ جائے گا۔

(ابو عبد الله) مرفوعاً: حلال بین وحرام بین وشبهات بین ذلك، فمن ترك الشبهات نجی من المحرمات ومن اخذ بالشبهات ارتکب المحرمات وهلك من حیث لا یعلم۔

〃 ۳/۵ - تہذیب ۲/۹۱

حلال بھی واضح ہے اور حرام بھی واضح ہے اور شبہات اس کے بیچ میں ہے۔ جو شبہات کو ترک کرے گا وہ حرام سے نجات پائے گا اور جو شبہات کو اختیار کرے گا وہ محرمات کا بھی اس طرح مرتکب ہو جائے گا کہ اسے پتہ بھی نہیں چلے گا۔

غصّے میں فیصلہ

(ام سلمہ) لا یحکم احد بین اثنین

(   ) مرفوعاً: من ابتلی بالقضاء

وھو غضبان ....

مسلم (اقضیہ)، ترمذی (احکام)، نسائی (قضاۃ)، ابن ماجہ (احکام)

کوئی شخص جب غصے میں ہو تو دو کے درمیان فیصلہ نہ دے۔

فلا یقضین وھو غضبان

〃 ۳/۹ - تہذیب ۲/۷ - کافی ۲/۳۵۹

جو منصب قضا کی آزمائش میں پڑے وہ بحالت غصہ کبھی فیصلہ نہ دے۔

دونوں فریق کا بیان سنو

(علی) مرفوعاً: ...... فاذا جلس بین یدیک الخصمان فلا تقضین حتی تسمع من الاٰخر کما سمعت من الاول فانه احری ان یتبین لک القضاء .....

ترمذی (احکام)، ابو داؤد (اقضیہ)

جب تمہارے سامنے دو جھگڑنے والے بیٹھ جائیں تو اس وقت تک فیصلہ نہ دو جب تک دوسرے کا بیان اسی طرح نہ سن لو جس طرح پہلے کا سنا تھا۔ واضح فیصلے کے لیے یہ طریقہ مناسب تر ہے۔

(ابو عبد اللہ) مرفوعاً: اذا تقاضی الیک رجلان فلا تقض للاول حتی تسمع من الاٰخر فانک اذا فعلت ذلک تبین لک القضاء .....

〃 ۳/۷ - تہذیب ۲/۷۱

جب تم سے دو شخص فیصلے کے طالب ہوں تو پہلے کے لیے اس وقت تک فیصلہ نہ دو جب تک دوسرے کی بھی نہ سن لو۔ جب تم ایسا کرو گے تو فیصلہ بہت واضح ہو جائے گا۔

دونوں فریقوں میں برابری

(ام سلمہ) مرفوعاً: اذا ابتلی احدکم بالقضاء .... ولیسو بینهم بالنظر والمجلس والاشارہ ....

موصلی (   ) کبیر (   )

(   ) مرفوعاً: من ابتلی بالقضاء فلیساو بینهم فی الاشارۃ والنظر فی المجلس

〃 ۳/۸ - تہذیب ۲/۷ - کافی ۲/۳۵۹

اگر تم میں سے کوئی منصب قضا کی آزمائش میں پڑے تو . . . . . دیکھنے میں ۔ بیٹھک میں اور اشارے میں سب کے ساتھ برابری قائم رکھے۔

جو منصب قضا کی آزمائش میں پڑے وہ اشارے میں، دیکھنے میں اور بیٹھک میں سبھوں کے ساتھ برابری کو قائم رکھے۔

خصّی کی گواہی

(المتوکل) ان الجارود شهد علی قدامة انه شرب الخمر فقال عمر هل معك شاهد اخر فقال لا فقال عمر یا جارود ما اراك الا مجلودا قال یشرب ختنك واجلد انا؟ فقال علقمة الخصی لعمر اتجوز شهادة الخصی؟ قال ومابال الخصی لاتقبل شهادته؟ قال فانی اشهد انی قد رایتها یقیئها فقال عمر ما قاءها حتی شربها۔ فاقامه ثم جلده الحد۔

مصنف عبدالرزاق (   )

(ابوجعفر) اتی عمر بن الخطاب بقدامة بن مظعون قد شرب الخمر فشهد علیه رجلان احدهما خصیّ وهو عمرو التیمی والاخر المعلّی بن الجارود تشهد انه راٰه یشرب وشهد الاخر انه یقیٔ الخمر فارسل عمر الی اناس من اصحاب رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه و اله فیهم علی بن ابی طالب علیه السلام فقال لعلیؑ ما تقول یا ابا الحسن فانك الذی قال رسول اللّٰه علیه و اله: اعلم هذه الامة واقضاها بالحق فان هذین قد اختلفا فی شهادتهما وما قاءها حتی شربها۔ فقال هل تجوز شهادة الخصی؟ فقالؑ: ما ذهاب انثییه الا كذهاب بعض اعضائه۔ " ۳/۲۷ ۔ تہذیب ۲/۸۵ ۔ کافی ۲/۳۵۵

بار ثبوت اور قسم

(ابن عمرو بن العاص) مرفوعا: البينة على المدعى واليمين على المدعى عليه

ترمذی (احکام) بخاری (رہن) ابن ماجه (احکام)

بار ثبوت مدعی کے ذمے ہے اور مدعا علیه پر قسم ہے۔

( ) مرفوعا: البينة على المدعى ولیمین على المدعى عليه .....

" ۳/۲ - تہذیب ۲/۷۲ - کافی ۲/۳۶

بارِ ثبوت مدعی کے سر ہے اور قسم مدعا علیه کے ذمے۔

ایک گواہ اور ایک قسم

(ابو هريرة) ان النبي صلى الله عليه وسلم قضى باليمين مع الشاهد الواحد

ابو داؤد (اقضیه) ترمذی (احکام) ابن ماجه (احکام) موطا (اقضیه)

حضورؐ نے ایک گواہ کے ساتھ قسم پر فیصلہ فرمایا ہے۔

( ) قضى رسول الله صلى الله عليه واله بشهادة شاهد ويمين المدعى

......

" ۳/۳۴

آنحضرتؐ نے ایک مدعی کے ایک گواہ کی گواہی اور قسم پر فیصلہ دیا ہے۔

جب عدالت گواہی کے لیے بلائے

(عمران بن حصين) مرفوعا: من دعى الى حاكم من حكام المسلمين فامتنع فهو ظالم او قال لا حق له

بزار ( )

جس شخص کو کسی مسلمان حاکم کے پاس (گواہی کے لیے) بلایا جائے اور وہ نہ جائے تو وہ ظالم ہے (یا اس کا یہ حق نہیں)

(ابو عبد الله) لا ينبغى للذى يدعى الى شهادة ان يتقاعس عنها

" ۳/۳۴ - تہذیب ۲/۸۴ - کافی ۲/۳۴۹

جس شخص کو گواہی کے لیے بلایا جائے اس کو گواہی سے کترانا نہیں چاہیے۔

حق شفعہ کہاں ہوتا ہے

(جابر) قضی النبی صلے اللہ علیہ وسلم بالشفعۃ فی کل مالم یقسم

بخاری (شفعہ) مسلم (مساقات) نسائی (بیوع) ابن ماجہ (شفعہ)

(ابو عبد اللہ عن ابیہ) ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ والہ قضی بالشفعہ مالم تورث یعنی تقسم - " ۳/۴۵

شفعہ کہاں نہیں ہوتا

(جابر) ..... اذا وقعت الحدود وصرفت الطرق فلا شفعۃ لھا ....

بخاری (شفعۃ) ابوداؤد (بیوع) ترمذی (احکام) نسائی (بیوع) ابن ماجہ (شفعہ)

(") اذا ارفت الارف وحدّت الحدود فلا شفعۃ ....

" ۳/۴۵ - تہذیب ۲/۱۶۳ - کافی ۱/۴۱۰

بچّے کا حق شفعہ

(جابر) مرفوعاً: الصبی علی شفعہ حتی یدرک۔ فاذا ادرک ان شاء اخذ وان شاء ترک

طبرانی اوسط ( ) صغیر ( )

بچّے کا حق شفعہ بلوغ تک رہے گا۔ لہذا جب وہ بالغ ہو جائے تو چاہے وہ حق لے اور چاہے تو چھوڑ دے۔

(علی) وصیّ الیتیم بمنزلۃ ابیہ یاخذ لہ الشفعۃ اذا کانت رغبتہ

" ۳/۴۶ - تہذیب ۲/۱۶۳ - کافی ۱/۴۱۰

یتیم کا وصی بمنزلہ اس کے باپ کے ہے۔ اگر اسے رغبت ہو تو اس کے لیے شفعہ لے سکتا ہے۔

غیر مسلم کا حق شفعہ

(انس) مرفوعاً: لاشفعۃ لنصرانی

طبرانی فی الصغیر ( )

(علی) لیس للیھودی والنصرانی شفعۃ ..

" ۳/۴۵ - تہذیب ۲/۱۶۳ - کافی ۱/۴۱۰

نصرانی کا کوئی حق شفعہ نہیں۔ یہودی اور نصرانی کا کوئی حق شفعہ نہیں۔

نہ ظالم بنو اور نہ مظلوم

(ابن عباس) مرفوعا: لا ضرر ولا ضرار
ابن ماجہ (احکام)
نہ نقصان اٹھانا ہو نہ نقصان پہنچانا

(ابوعبداللہ) مرفوعا: لا ضرر ولا اضرار[۱]
" ۳/۴۵ - تہذیب ۲/۱۶۲ - کافی ۱/۴۱۲
نہ نقصان اٹھانا ہو نہ نقصان پہنچانا۔

درخت خرما کے لیے حریم

(ابوسعید) اختصم الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم رجلان فی حریم نخلۃ فامر بھا فذرعت فوجدت سبعۃ اذرع (وفی روایۃ خمسۃ اذرع) فقضی بذلک
ابوداؤد (اقضیہ) ابن ماجہ (رہون)
دو شخص ایک درخت خرما کے حریم کے بارے میں جھگڑتے ہوئے حضورؐ کے پاس آئے حضورؐ نے ناپنے کا حکم دیا تو سات ہاتھ دبا دوسری روایت کے مطابق پانچ ہاتھ) نکلا۔ اسی کے مطابق حضورؐ نے فیصلہ دے دیا۔

(ابوعبداللہ) قضی رسول اللہ علیہ والہ فی رجل باع نخلۃ واستثنی نخلۃ فقضی لہ بالمدخل الیھا والمخرج منھا ومدی جرائدھا
" ۳/۵۷ - تہذیب ۲/۱۶۷ - کافی ۱/۴۱۴
ایک شخص کے بارے میں جس نے ایک نخلستان فروخت کیا اور ایک درخت کو مستثنی کر لیا۔ یہ فیصلہ دیا کہ وہ آ جا سکتا ہے اور ٹہنیوں کے برابر جگہ دی جائے۔

کنوئیں کا حریم

(ابن مغفل) مرفوعا: من حفر بئرا فلہ اربعون ذراعا عطنا لماشیۃ

(علی) حریم البئر العادیۃ خمسون[۲] ذراعا الا ان یکون الی عطن او الی طریق

---

[۱] و فی الفقیہ ج ۳ صفحہ ۱۴۷ ضرار بدل اضرار و ھو مروی عن ابی جعفر مرفوعا[۲] تہذیب اور کافی میں "خمسون" کی بجائے اربعون ہے اور خود فقیہ ۳/۵۸ روایت ۲۶۱ میں بھی یہی اربعون ہے۔

ابن ماجہ (رہون)، بخاری (مساقات)

جو کنواں کھودے اس کے چوپایوں کے باڑے کے لیے چالیس ہاتھ جگہ چھوڑ دی جائے۔

فیکون اقل من ذلک الی خمسة عشرین ذراعا

” ۳/۵۸ - تہذیب ۲/۱۵۷ - کافی ۱/۴۱۵

چلنے کنوئیں کا حریم پچاس (دوسری روایت کے مطابق چالیس) ہاتھ ہے لیکن اگر اس کا رخ باڑے یا راستے کی طرح تو اسے گھٹا کر پچیس ہاتھ تک بھی لایا جا سکتا ہے۔

پانی کتنا روکا جائے

(عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده) ان النبی صلے اللہ علیه وسلم قضی فی السیل المهزور ان یمسک حتی یبلغ الکعبین ثم یرسل الاعلی علی الاسفل

(ابو داؤد (اقضیہ) ابن ماجہ (رہون)

مہزور (حجاز میں بنی قریظہ کی ایک وادی) کی وادی کے بارے میں حضورؐ نے یہ فیصلہ دیا کہ ٹخنوں پانی کو روکا جائے پھر اس سے اوپر کو نیچے کے لیے چھوڑ دیا جائے۔

(علی) قضی رسول اللہ صلی اللہ علیه واله فی سیل وادی مهزور ان یحبس الاعلی علی الاسفل الماء المزرع الی الشراک وللنخل الی الکعب ثم یرسل الماء الی الاسفل من ذلک

” ۳/۵۶ - تہذیب ۲/۱۵۶ - کافی ۱/۴۰۹

آنحضورؐ نے وادی مہزور کے بارے میں یہ فیصلہ فرمایا کہ کھیتی ہو تو اوپر کے حصے میں شراک تک اور نخلستان ہو تو ٹخنے تک پانی روکا جائے پھر نیچے کی طرف چھوڑ دیا جائے۔

خزیمہ کی گواہی کا وزن

(خزیمہ بن ثابت) ان النبی صلی اللہ علیه وسلم ابتاع فرسا من اعرابی

(عمارة بن خزیمه بن ثابت) قال ان عمه حدثه وهو من اصحاب النبی

فاستتبعه الى منزله ليقبضه ثمن
فرسه فاسرع النبي صلى الله عليه
وسلم المشي وابطأ الاعرابي بالفرس
فطفقت رجال يعترضون الاعرابي
يساومونه بالفرس لايشعرون ان
النبي صلى الله عليه وسلم فقال ان
كنت مبتاعا هذا الفرس والا فبعته
فقام النبي صلى الله عليه وسلم حين
سمع نداء الاعرابي فقال اوليس قد
ابتعته منك؟ قال الاعرابي لا والله
ما بعتكه فقال صلى الله عليه وسلم
بلى قد ابتعته منك فطفق الاعرابي
يقول هلم شهيدا فقال خزيمة انا
اشهد انك قد بايعته فاقبل النبي
صلى الله عليه وسلم على خزيمة فقال
لم تشهد؟ قال بتصديقك يا
رسول الله- فجعل صلى الله عليه وسلم
شهادة خزيمة بشهادة رجلين-

ابوداؤد (اقضیہ) نسائی (بیوع) بخاری رجال دو

تفسیر

آنحضورؐ نے ایک اعرابی سے ایک گھوڑا

صلى الله عليه اله ان النبي صلى الله
عليه واله ابتاع فرسا من اعرابي
فاسرع النبي صلى الله عليه واله
المشي ليقبضه ثمن فرسه فابطأ
الاعرابي فطفق رجال يعترضون
الاعرابي فيساومونه بالفرس و
هم لا يشعرون ان النبي صلى الله
عليه وسلم ابتاعه حتى زاد بعضهم
الاعرابي في السوم على الثمن فنادى
الاعرابي فقال: ان كنت مبتاعا لهذا
الفرس فابتعه والا بعته، فقام
النبي صلى الله عليه واله حين سمع
الاعرابي فقال: او ليس قد ابتعته
منك؟ فطفق الناس يلوذون
بالنبي صلى الله عليه واله وبالاعرابي
وهما يتشاجران فقال الاعرابي:
هلم شهيدا يشهد انى قد بايعتك
ومن جاء من المسلمين قال للاعرابي:
ان النبي صلى الله عليه واله لم يكن
ليقول الا حقا حتى جاء خزيمة بن
ثابت فاستمع لمراجعة النبي صلى الله

خریدا۔ اور اس سے گھر تک چلنے کو کہا تاکہ گھوڑے کی قیمت اسے ادا کر دیں۔ حضورؐ ذرا تیز چلے اور اعرابی گھوڑے کو آہستہ آہستہ چلانے لگا۔ راستے میں کچھ لوگ ملے اور اس اعرابی سے دام چکانے لگے۔ انہیں یہ علم نہ تھا کہ حضورؐ سودا کر چکے ہیں۔ اتنے میں اعرابی نے حضورؐ کو آواز دے کر کہا کہ اگر آپ لیتے ہیں تو لے لیں ورنہ میں اسے بیچ رہا ہوں۔ حضورؐ نے جب اس اعرابی کی آواز سنی تو کھڑے ہو گئے اور فرمایا کیا میں خرید نہیں چکا ہوں۔ اعرابی نے کہا: بخدا نہیں! میں نے تو آپ سے کوئی سودا نہیں کیا ہے۔ حضورؐ نے فرمایا۔ ہاں ہاں میں تجھ سے سودا کر چکا ہوں۔ اعرابی کہنے لگا کہ کوئی گواہ لائیے۔ خزیمہ نے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ حضورؐ سودا کر چکے ہیں۔ حضورؐ نے خزیمہ کی طرف متوجہ ہو کر پوچھا کہ تم کس بنیاد پر گواہی دے رہے ہو؟ عرض کیا یا رسول اللہ حضورؐ کو سچا تسلیم کر لینے کی وجہ سے۔ اس وقت حضورؐ نے خزیمہ کی ایک گواہی کو دو آدمیوں کی گواہی کے برابر قرار دیا۔

علیه واله والاعرابی فقال خزیمة : انی انا اشهد انك قد بایعته ۔ فاقبل النبی صلی اللّٰه علیه واله علی خزیمة فقال بم تشهد؟ قال بتصدیقك یارسول اللّٰه فجعل النبی صلی اللّٰه علیه واله شهادة خزیمة بن ثابت شهادتین وسماه ذا الشهادتین۔

〃 ۳/۶۴

عمارہ کہتے ہیں کہ ان کے چچا نے جو حضورؐ کے ایک صحابی ہیں بیان کیا کہ آنحضورؐ نے کسی اعرابی سے ایک گھوڑا خریدا۔ حضورؐ تیز رفتاری سے روانہ ہوئے تاکہ اسے گھوڑے کی قیمت ادا فرما دیں۔ اور اعرابی سست چلنے لگا۔ راستے میں کچھ لوگ ملے اور اس سے گھوڑے کے دام چکانے لگے۔ انہیں یہ علم نہ تھا کہ آنحضورؐ سودا کر چکے ہیں۔ یہاں تک کہ بعض نے اصل دام سے زیادہ پر معاملہ چکا لیا۔ اس وقت اعرابی نے پکار کر کہا کہ: اگر آپ یہ گھوڑا خریدتے ہیں تو خرید لیں ورنہ میں اسے بیچے دیتا ہوں۔ حضورؐ اعرابی کی آواز سن کر کھڑے ہو گئے اور فرمایا:

کیا میں تم سے سودا کر نہیں چکا ہوں؟ اتنے میں لوگ حضورؐ اور اس اعرابی کے گرد جمع ہو گئے اور دونوں فریق جھگڑتے رہے۔ اعرابی نے کہا کہ کوئی گواہ ایسا لائیے جو اس بات کی گواہی دے کہ میں فروخت کر چکا ہوں۔ ادھر سے جو مسلمان بھی گزرا اس نے اعرابی سے یہی کہا کہ حضورؐ جو بات فرماتے ہیں وہ سچی بات ہوتی ہے۔ اتنے میں خزیمہ بن ثابت آ گئے اور حضورؐ اور اس اعرابی کے سوال جواب کو سنتے رہے۔ اس کے بعد خزیمہ نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ حضورؐ اس سے سودا کر چکے ہیں۔ حضورؐ نے پوچھا: کس بنیاد پر تم یہ گواہی دے رہے ہو؟ عرض کیا: یا رسول اللہ حضورؐ کو سچا مان لینے کی وجہ سے۔ اس پر حضورؐ نے خزیمہ بن ثابت کی گواہی کو دو گواہیوں کے برابر قرار دیا اور ان کو ذوالشہادتین کا لقب دیا۔

رضاعت کے رشتے

(عائشة) مرفوعا: یحرم من الرضاع ما یحرم من النسب

بخاری (نکاح)، مسلم (رضاع)، ابوداؤد (نکاح)

(ابوعبد اللہ) ..... وما یحرم من النسب من النساء فانه یحرم من الرضاع .....

" ۳/۴۴ - استبصار ۱/۱۷۶ - تہذیب ۲/۳۱۶

ابن ماجہ (نکاح)

نسباً جو رشتہ حرام ہے وہ رضاعاً بھی حرام ہے

نسبی لحاظ سے جو عورتیں حرام ہیں وہ رضاعی لحاظ سے بھی حرام ہیں۔

ایک کے لیے صدقہ دوسرے کے لیے ہدیہ

(عائشہ) تصدق علی بریرۃ بلحم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: هو لها صدقة ولنا هدية۔

بخاری (ہبہ)، مسلم (زکوٰۃ)، نسائی (زکوٰۃ)

بریرہؓ کو صدقے کا گوشت دیا گیا تو حضورؐ نے فرمایا کہ وہ اس کے لیے صدقہ ہے لیکن (اگر وہ ہمیں دے)، تو وہ ہمارے لیے ہدیہ ہے۔

(ابوعبداللہ) ..... قالت (عائشہ) یارسول اللہ صدق به (بلحم) علی بریرۃ وانت لاتاکل الصدقة۔ فقال علیہ السلام: هو لها صدقة و لنا هدية .....

" ۳/۷۹ - تہذیب ۲/۳۱۸ - کافی ۲/۲۸۴

عائشہؓ نے کہا کہ یارسول اللہ! وہ گوشت ہے جو بریرہؓ کو بطور صدقہ ملا ہے، اور حضورؐ صدقے کی چیز کھاتے نہیں۔ تو حضورؐ نے فرمایا یہ اس کے لیے صدقہ اور ہمارے لیے ہدیہ ہے۔

صبح تڑکے اٹھنے کی برکتیں

(ابن عمر) مرفوعا: اللهم بارك لامتی فی بکورها۔

ترمذی (بیوع)؛ ابن ماجہ (تجارات)

اے اللہ میری امت کو فجر کی برکتیں عطا فرما۔

(ابوعبداللہ) مرفوعا: اللهم بارك لامتی فی بکورها۔

" ۳/۹۵

اے اللہ میری امت کو سویرے کی برکتیں مرحمت فرما

صنعت کار کی فضیلت

(ابن عمر) مرفوعا: ان اللہ تعالی یحب العبد

(علی) ان اللہ تبارك و تعالی یحب

المومن المحترف الحکیم

طبرانی، بیہقی فی شعب الایمان

اللہ تعالیٰ اس بندۂ مومن کو پسند فرماتا ہے جو عقلمند کاریگر ہو۔

المحترف الامین

" ۳/۹۵

اللہ تعالیٰ امانت دار کاریگر کو پسند فرماتا ہے۔

ایک پیغمبر اور محنت کی کمائی

(المقدام) .... وان نبی اللہ داؤد کان یأکل عمل یدیہ

بخاری (بیوع)

اور خدا کے نبی داؤدؑ اپنے ہاتھ کی کمائی کھاتے تھے۔

(ابوعبداللہ) .... فکان داؤد یعمل کل یوم درعا فیبیعها بالف درهم

" ۲/۹۹ - تہذیب ۲/۹۹ - کافی ۱/۳۴۸

داؤدؑ ہر روز ایک زرہ بنا کر ایک ہزار درہم میں فروخت کرتے تھے۔

اخراجات میں میانہ روی

(انس) مرفوعاً: .... ولا عال من اقتصد

طبرانی فی الاوسط

جو میانہ روی (اخراجات میں) قائم رکھے وہ محتاج نہیں ہوگا۔

(") ضمنت لمن اقتصد لا یفتقر

" ۳/۱۰۲

میں اس بات کی ضمانت لیتا ہوں کہ (اخراجات میں) جو میانہ روی اختیار کرے وہ محتاج نہ ہوگا۔

زمین کی بلا وجہ فروخت

(معقل بن یسار) مرفوعا: من باع عقر دار من غیر ضرورۃ سلط اللہ علی ثمنها تالفا یتلفه

طبرانی فی الاوسط

(") لما دخل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ المدینۃ خط دورها برجله ثم قال: اللهم من باع بقعة من ارض فلا بارك فیه۔ " ۵/۱۰۵ - کافی ۱/۳۵۳

جو بلا ضرورت کسی محلے کا حصہ فروخت کرے گا اس پر اللہ اس کے دام پر ایسی آفت مسلط کر دے گا جو اسے تباہ کر کے رکھ دے۔

حضورؐ جب مدینے تشریف لے گئے تو اپنے پاؤں سے گھروں کے نشان لگائے۔ پھر فرمایا: اے اللہ جو زمین کا کوئی حصہ بیچے اس کو برکت نہ دے۔

قرض اور ترکے کی حیثیت فتح مکہ سے پہلے اور بعد

(جابر) ..... فاتی بمیت فقال اعلیه دین؟ قالوا نعم علیه دیناران۔ قال صلوا علی صاحبکم فقال ابو قتادة هما علی یا رسول الله فصلی علیه۔ فلما فتح الله علی رسوله قال انا اولی بکل مومن من نفسه فمن ترك دینا فعلی قضاؤه ومن ترك مالا فلورثته

ابوداود (فرائض) نسائی (جنائز) ابن ماجه (صدقات)
ترمذی (جنائز) بخاری (   ) مسلم (جمعه)

..... حضورؐ کی خدمت میں ایک جنازہ لایا گیا تو آپ نے پوچھا کہ اس پر قرض تو نہیں ؟ لوگوں نے بتایا کہ دو دینار اس کے ذمے قرض ہیں۔ فرمایا: اچھا تو تم ہی لوگ اس کی نماز جنازہ پڑھ لو۔ ابو قتادہ نے کہا کہ یا رسول اللہ اس کی ادائیگی کا میں ذمے دار ہوں تو حضورؐ نے اس کی نماز جنازہ پڑھ لی۔ لیکن جب اللہ نے اپنے رسول کو فتح مندی بخشی تو حضورؐ نے اعلان

(”) انه ذکر لنا ان رجلا من الانصار مات وعلیه دیناران دینا فلم یصل علیه النبی صلی الله علیه واله وقال: صلوا علی اخیکم حتی ضمنها بعض قراباته ...... ثم قال (ابو عبد الله) انما فعل ذلك لیتعاطوا ولیرد بعضهم علی بعض ولئلا یستخفوا بالدین .....

” ۳/۱۱۱ - تہذیب ۲/۵۹ - کافی ۱/۳۵۳

ہمیں بتایا گیا ہے کہ ایک انصاری کا انتقال ہوا تو ان پر دو دینار قرض تھا تو حضورؐ نے ان کی نماز جنازہ نہیں پڑھی اور فرمایا کہ تم لوگ اپنے بھائی کی نماز جنازہ پڑھ لو۔ آخر ان کے ایک قرابت مند نے اس کی ضمانت لی .... اس کے بعد ابو عبد اللہ نے کہا کہ ایسا کیا کہ لوگ غور کریں۔ ایک دوسرے کو لوٹا دیں اور دین کا استخفاف نہ کریں۔

فرمادیا: میں ہر مومن کا اس کی اپنی ذات سے بھی زیادہ ذمے دار ہوں۔ لہذا جو قرض چھوڑے اس کا ذمے دار میں ہوں اور جو مال چھوڑے وہ اس کے وارثوں کے لیے ہے۔

(") من کان علیه دین یرید قضاءہ کان معه من الله عز وجل حافظان یعینان علی الاداء عن امانته فان قصرت نیته عن الاداءُ قصراعنه من المعونة بقدر ما قصر من نیته

" ۳/۱۱۲ - تہذیب ۲/۵۰ - کافی ۱/۵۴

بندوں کا قرض معاف نہیں ہوتا

(ابن عمرو بن العاص) مرفوعا: یغفر للشهید کل ذنب الا الدین

مسلم (امارہ)، ابن ماجہ (جہاد)

شہید کا ہر گناہ معاف ہو جاتا ہے بجز قرض کے۔

(") اول قطرة من دم الشهید کفارة لذنوبه الا الدین فان کفارته قضاؤہ

" ۲/۱۱۲

شہید کے خون کا پہلا قطرہ اس کے تمام گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے بجز قرض کے کہ اس کا کفارہ تو ادائے قرض ہے۔

(") مرفوعا: لیس من غریم ینطلق من عندہ غریمه راضیا الا صلت علیه دواب الارض و نون البحور۔ ولیس من غریم ینطلق صاحبه غضبان وهو ملیّ الا کتب

الله عزوجل بكل يوم يحبسه وليلة ظلما۔

″ ۳/۱۱۳

خائن سے بھی خیانت نہ کرو

(ابو هريرة) مرفوعا: ادّ الامانة الى من ائتمنك ولا تخن من خانك۔

ابوداؤد (بیوع) ترمذی (بیوع)

جس نے تمہارے پاس امانت رکھوائی اس کی امانت ادا کرو اور جس نے تمہاری خیانت کی ہو اس کی تم خیانت نہ کرو۔

(ابو عبدالله) من ائتمنك بامانة فادّها اليه ومن خانك فلاتخنه

″ ۳/۱۱۴

جس نے تمہارے پاس امانت رکھوائی ہو اس کی امانت ادا کرو اور کسی نے تمہاری خیانت کی ہو تو تم اس کی خیانت نہ کرو۔

تجارت کی عالمگیر وسعت

(نعيم بن عبد الرحمٰن الازدی) تسعة اعشار الرزق فی التجارة[له] ....

سنن سعید بن منصور ( )

روزی کے دس حصوں میں سے نو حصے تجارت سے وابستہ ہیں۔

(ابو عبدالله) ان تسعة اعشار الرزق فی التجارة

″ ۳/۱۴۷

روزی کے دس حصوں میں سے نو حصے تجارت سے متعلق ہیں۔

تاجر مال کا نقص بتا دے

(عقبه بن عامر) مرفوعا: المسلم اخو المسلم لا يحل لمسلم باع من اخيه بيعا فيه عيب الا بيّنه له

(ابو عبدالله) فی الرجل الذی یکون عنده لونان من طعام واحد قد سعّرهما شتی واحدهما خیر

ابن ماجہ (تجارات)

ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے کسی مسلمان کے لیے یہ جائز نہیں کہ اپنے بھائی کے ہاتھ کوئی ناقص مال فروخت کرے اور اس کا نقص واضح نہ کرے۔

من الآخر فیخلطهما جمیعا ثم یبیعهما بسعر واحد قال: لا یصلح له یفعل بغش به للمسلمین یبینه

" ۳/۱۲۹ - تہذیب ۲/۱۲۷ - کافی ۱/۲۸۰

ایک شخص کے پاس دو طرح کے غلے ہوں جن کی قیمتیں بھی جدا گانہ ہوں اور دونوں میں ایک بہتر قسم کا ہو پھر وہ دونوں کو مخلوط کرکے سب کو ایک ہی دام سے فروخت کرتا ہے۔ ایسے شخص کے بارے میں ابوعبداللہ نے کہا کہ اس کے لیے یہ مناسب نہیں

سلہ وفی مسند الفردوس للدیلمی تسعة اعشار رزق امتی فی البیع والشراء

(رجل من المہاجرین) مرفوعا: المسلمون شرکاء فی ثلث الماء والکلاء والنار

ابوداؤد ( ) ابن ماجہ ( )

(ابوالحسن) ان المسلمین شرکاء فی الماء والنار والکلأ۔

" ۳/۱۵۱